بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۳ رجمادی الثانی ۱۳۸۸ھ ـ ۲۸ ظہور ۱۳۴۷ ہش ـ ۲۸ اگست ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۹۳

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۷ ظہور ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کراچی سے بذریعہ تار مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے ۔

کراچی ۲۶ ظہور (ساڑھے نو بجے صبح) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔
الحمد للہ (پرائیویٹ سیکرٹری)

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کامل صحت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے ۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جو چند دنوں سے کوئٹہ گئے ہوئے تھے ۔ واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں ۔

○ ہالینڈ سے مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل نے اطلاع دی ہے کہ جماعت ہالینڈ کی ایک مخلص اور نیک خاتون Mrs. Angela — Walther وفات پا گئی ہیں ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ مرحومہ اسلام پر دل وجان سے فدا تھیں ، مرحومہ نے صدقہ سے بھی حصہ پایا اور مستجاب الدعوات تھیں ۔ مسجد ہالینڈ اور مشن کے لئے بغیر کسی معاوضہ کے ہمیشہ اخلاص اور محبت سے کام کرتی رہی ہیں ۔ احباب سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔ (وکالت تبشیر)

خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۲۸ ظہور ۱۳۴۷ ہش ۲۸ اگست ۱۹۶۸ء بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ربوہ کے خدام کا ماہانہ اجلاس ہوگا جس میں ربوہ کے تمام خدام کی حاضری لازمی ہے ۔ زعمائے کرام اپنے اپنے حلقہ کی حاضری کے ذمہ دار ہوں گے ۔ خدام مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا فرمادیں تاکہ جلسہ کی کارروائی بروقت شروع کی جاسکے ۔

خاکسار معتمد مقامی
مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہارے لئے ممکن نہیں کہ بیک وقت مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی

جو خدا سے محبت کریگا اس کے مال میں بھی دوسروں سے بڑھ کر برکت دی جائے گی

”چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کرکے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمتگزاری کا ہے ۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔“ ”یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کرسکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی ۔ صرف ایک سے محبت کرسکتے ہو ۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے ۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کرکے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائیگی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے ۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائیگا لیکن جو شخص مال سے محبت کرکے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہیئے وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔“ (الحکم جلد ۷ نمبر ۳۱)

مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۱ تبوک (ستمبر) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ (۱) مضمون ”اقتصادی مشکلات کا حل اسلامی نقطۂ نظر سے“ پر محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ تقریر کریں گے (۲) مضمون ”انسان کے بنیادی حقوق اور ان کی ادائیگی“ پر محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم ۔ اے تقریر کریں گے ۔ (۳) ”خلفائے راشدین کے تجدیدی کارنامے“ کے عنوان پر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سرگودھا کی تقریر ہوگی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اجلاس کی صدارت فرمائیں گے ۔ خواتین کے لئے مسجد میں پردہ کا انتظام ہوگا ۔ احباب کو چاہیئے کہ اس اجلاس میں بکثرت شریک ہوکر استفادہ فرمائیں ۔ (خاکسار ۔ ابوالعطاء جالندھری)

واقف زندگی طلباء کا انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقف زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ مورخہ ۱۶ تبوک ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۶۸ء صبح ۷½ بجے دفتر وکالت دیوان میں لیا جائے گا ۔ داخلہ کے لئے میٹرک پاس ہونا شرط ہے ۔ ایف ۔ اے ، بی ۔ اے ، ایم ۔ اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاسکتے ہیں ۔ جو نوجوان اپنی زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں ۔ فوری طور پر وکیل الدیوان تحریک جدید کو اطلاع دیں ۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ظہور ۱۳۴۷ ہش

الہام کشوف رویا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"آٹھواں وسیلہ خدا تعالےٰ کی طرف سے پاک کشف اور پاک الہام اور پاک خوابیں ہیں۔ چونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سفر کرنا نہایت دقیق در دقیق راہ ہے۔ اور اس کے ساتھ طرح طرح کے مصائب اور دکھ لگے ہوئے ہیں اور ممکن ہے کہ انسان اس نادیدہ راہ میں بھول جائے۔ یا نا امیدی طاری ہو اور آگے قدم بڑھانا چھوڑ دے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کی رحمت نے چاہا کہ اپنی طرف سے اس سفر میں ساتھ ساتھ اس کو تسلی دیتی رہے۔ اور اس کی دلدہی کرتی رہے اور اس کی کمر ہمت باندھتی رہے۔ اور اس کے شوق کو زیادہ کرے۔ سو اس کی سنت اس راہ کے مسافروں کے ساتھ اس طرح پر واقع ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے کلام اور اپنے الہام سے ان کو تسلی دیتا اور ان پر ظاہر کرتا ہے۔ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تب وہ قوت پاکر بڑے زور سے اس سفر کو طے کرتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں وہ فرماتا ہے:۔

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

اسی طرح اور بھی کئی وسائل ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائے ہیں مگر افسوس ہم اندیشۂ طول کی وجہ سے ان کو بیان نہیں کر سکتے"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۶۸)

معرفت الٰہیہ کا یہ مقام کہ انسان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بشارتیں ملیں نہایت اہم ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ذات پر حق الیقین بھی صرف اسی وقت صحیح معنوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جب ہم کم از کم اس کا کلام سنتے ہیں۔ یا رویا اور کشوف کے ذریعہ بعض ایسے حقائق سے واقف ہوتے ہیں جو سوائے اللہ تعالےٰ کے جو غیب دان ہے کوئی نہیں جان سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا میں جو بے یقینی پیدا ہوگئی ہے۔ وہ اسی وجہ سے ہے کہ لوگوں کا ایمان اٹھ گیا ہے کہ خدا تعالےٰ اب کسی سے ہمکلام ہوتا ہے۔ چنانچہ دہریہ اسی لئے ہوتا ہے۔ کہ اس کو اللہ تعالےٰ کے وجود کا کوئی حق الیقین ذریعہ نہیں ملتا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں واضح کرتا ہے کہ انسانی مادی حواس خمسہ خود اللہ تعالےٰ کی ذات کو محسوس نہیں کر سکتے۔ آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں۔ ہاتھ اس کو چھو نہیں سکتے۔ ناک اس کی خوشبو نہیں سونگھ سکتی۔ زبان اس کا مزہ نہیں چکھ سکتی اور کان اس کی آواز نہیں سن سکتے البتہ اگر اللہ تعالےٰ خود چاہے تو وہ ہمارے حواس پر نازل ہو سکتا ہے۔ ان حواس میں سے اکثر اللہ تعالےٰ انسان کی قوت شنوائی پر نازل ہوتا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ چاہے تو اپنے بندوں سے کلام کر سکتا ہے۔ تاہم کلام کے علاوہ رویا اور کشف ایسے ذرائع ہیں جن سے اللہ تعالےٰ اپنے بندے کو اپنا علم دیتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف منیف حقیقۃ الوحی میں اس مسئلہ پر سیر حاصل کلام کیا ہے۔ اور الہام، کشف اور رویا کی حقیقت اور ان کی غرض بیان فرمائی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ اس طرح براہ راست انسان سے ہمکلام

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب قرآن کو خلعت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ حَلِّهٖ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ زِدْهُ فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ فَيُقَالُ اقْرَأْ وَارْقَ وَيُزَادُ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً"

(ابواب فضائل القرآن)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ)

م نہ ہوتا تو اس کی ذات کا انسان کو کوئی علم ہی نہ ہو سکتا۔ اور ظاہر ہے کہ جب اس کی ذات کا کوئی علم ہی نہ ہو سکتا۔ تو معرفت الٰہیہ کوئی حقیقت ہی نہ رکھتی۔ دنیا میں توہم پرستی کی بنیاد ہی اس وجہ سے پڑی ہے کہ بہت سے انسان بلکہ عام انسان اللہ تعالےٰ کے وجود کا کوئی براہ راست ذریعہ تعلق تسلیم نہیں کرتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب لوگوں میں کوئی خدا کا نبی یا رسول مبعوث ہوتا رہا ہے۔ تو اس کو فوق البشر ہستی سمجھ کر لوگ اس کو خدا یا دیوتا بنا لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ ہر ملک میں چونکہ اللہ تعالےٰ کے رسول آتے رہے ہیں۔ ان کے ماننے والوں نے اکثر ان کو خدائی کا مقام دے دیا ہے۔ اور اس طرح اس کی پوجا بطور خدا کے کرتے رہے ہیں۔

بات یہ ہے کہ پہلے زمانے میں جب انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے رہے ہیں عوام کی ذہنیت غیر تربیت یافتہ اور ابتدائی حالتوں میں تھی اس لئے انبیاء علیہم السلام کی ذات کو سمجھنے میں وہ غلطی کھا جاتے رہے ہیں اگرچہ خود انبیاء علیہم السلام کے صحابی تو حقیقت کو سمجھتے تھے مگر مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ عوام اس مغالطہ میں پڑ جاتے رہے ہیں۔ یا مفاد پرست پروہتوں کے بہکانے سے غلط راستہ پر چل نکلتے رہے ہیں۔ ان پروہتوں میں سے اکثر نے عوام کی توجہ کھینچنے کے لئے انبیاء علیہم السلام کے مجسمے بنا کر مندروں میں سجا دئے۔ اگرچہ اکثر ان کی نیت بری نہیں ہوتی تھی مگر یہ غلط طریق اختیار کرنے سے لوگ گمراہ ہو جاتے رہے ہیں اور اپنا جذبہ عبودیت غلط طریقوں سے متسلی کرتے رہے ہیں۔ (باقی)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے ان اسلام سے دور لوگوں کے نام "الفضل" جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کرائے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام

ـ مختلف سوسائٹیوں اور تنظیموں کے وفود کو تبلیغ ـ تقاریر اور لٹریچر کی تقسیم
ـ نومسلموں کی تعلیم و تربیت ـ ایک ڈچ نوجوان کا قبولِ اسلام

(مکرم چوہدری صلاح الدین خانصاحب مبلّغِ ہالینڈ)

عرصہ زیرِ رپورٹ میں دار التبلیغ میں انفرادی طور پر زائرین کی آمد اور ان سے مذہبی گفتگو کے علاوہ ہیگ اور بیرونِ ہیگ سے مختلف سوسائٹیوں اور انجمنوں کی طرف سے بیس چالیس پچاس افراد پر مشتمل گروپس بھی یہاں آئے۔ تقاریر کے ذریعے ان کے سامنے اسلام کے محاسن اجاگر کرنے کے علاوہ ان کی غلط فہمیاں دور کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔

مختلف سوسائٹیوں اور تنظیموں سے تعلقات رکھنے والے چودہ گروپس ہمارے دار التبلیغ میں آئے اور اسلام کے پیغام کو بڑی سنجیدگی سے سُنا۔ مسجد دیکھی اور لٹریچر خریدا۔ ان میں سے دو گروپ مسلمان طلبہ کے تھے جو انڈونیشین سفارت خانہ کے بچے تھے۔

کیتھولک سوشل اکاڈیمی کی طرف سے یکے بعد دیگرے تین گروپ آئے۔ پہلا گروپ ۱۳۵ افراد پر مشتمل تھا جو اپنے پادری صاحب کے ہمراہ دار التبلیغ میں آیا۔ امام مسجد مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل نے اس موقعہ پر تقریر کی اور نہایت مؤثر رنگ میں اسلام کو ان کے سامنے پیش کیا۔ خاکسار نے احمدیت پر ایک مضمون پڑھا۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ تک مختلف افراد کی طرف سے سوالات ہوتے رہے۔ مکرم امام صاحب نے ان کے ایک ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اصل حقیقت کو ان کے سامنے پیش کیا۔ اس موقع پر انہیں لٹریچر بھی دیا گیا۔ اور مسجد میں نماز ادا کرنے کا طریق بھی سنایا گیا۔

اسی اکاڈیمی کے زیرِ انتظام ایک دوسرے موقع پر چالیس افراد پر مشتمل ایک دوسرا گروپ آیا۔ اس گروپ میں زیادہ تر تاجر اور دکان دار شامل تھے ادھیڑ عمر کے بھی تھے اور نوجوان بھی۔ مکرم امام صاحب نے موثر انداز میں اسلام پر تقریر کی۔ سبھی افراد نے پوری توجہ اور متانت سے تقریر سنی۔ بعد ازاں خاکسار نے اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھی۔ اس کے بعد سوالات کا سلسلہ جاری رہا جن کا مکرم امام صاحب نے تشفی بخش جواب دیا۔

تیسرا گروپ تقریباً پچاس افراد پر مشتمل تھا۔ یہ ہیگ اور مضافات کے سکولوں کے اساتذہ تھے۔ محترم امام صاحب نے اسلام پر تقریر کی۔ ازاں بعد آپ نے مغرب میں اسلام کے بارے میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دُور کرتے ہوئے ان کے سوالوں کا جواب دیا اس گروپ نے بھی مسجد کے اندر جا کر اس کا اندرونی حصہ دیکھا ان میں سے کئی افراد نے مزید تحقیق کے لئے ہمارا لٹریچر خریدا۔

چوتھا گروپ خرونینگن سے آیا جو ہالینڈ کے شمال میں ایک صوبے کا بڑا شہر ہے۔ یہ گروپ یونیورسٹی کے طلبہ پر مشتمل تھا۔ مکرم امام صاحب نے موثر انداز میں تقریر کی اور ان کے تمام سوالات کا جواب دیا۔ محفل خاصی دلچسپ رہی۔ آخر میں لٹریچر دیا گیا اور مسجد دکھائی گئی۔

پانچواں گروپ لائڈن سے آیا یہ گروپ کالج کے طلبہ پر مشتمل تھا۔ پہلے خاکسار نے حاضرین کے سامنے اپنی لکھی ہوئی تقریر پڑھی اس کے بعد مکرم امام صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد ان کے تمام سوالات کے جواب دیئے گئے۔ دلچسپی ظاہر کرنے والے طلبہ کو لٹریچر دیا گیا۔

چھٹا گروپ شہر Heemstede سے بذریعہ بس یہاں آیا۔ اسلام پر تقریر سُنی۔ مکرم امام صاحب نے مؤثر طریق پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام اور احمدیت کیا ہے اور موجودہ دَور میں اس کی ضرورت کیا ہے۔ بعد ازاں آپ ان کے سوالات کے جواب دیتے رہے۔ ان کو لٹریچر دیا گیا۔ اور چھوٹے پمفلٹس کی ایک ایک کاپی سب کو دی گئی۔

ساتواں گروپ ریفامڈ چرچ سے متعلق تھا اور ۲۵ افراد پر مشتمل۔ مکرم امام صاحب نے تقریر کی۔ اس گروپ میں چرچ کے چار منسٹر بھی موجود تھے جن کی کوشش یہ تھی کہ سیدھی سادی بات کو الجھا دیا جائے۔ یہ گفتگو ایک طرح کی بحث کا رنگ اختیار کر گئی۔ خاکسار نے اور ہمارے نومسلم بھائی مسٹر عمر نے بھی اس بحث میں حصہ لیا اور حاضرین کے اعتراضات کا جواب دیا گیا اور ان کی تسلی کی کوشش کی گئی۔

آٹھواں گروپ ہالینڈ کی ایک کیتھولک سوسائٹی St Jacobsbring کی طرف سے تھا۔ ۴۷ افراد کا یہ گروپ وقتِ مقررہ پر پہنچا۔ مکرم امام صاحب نے تقریر کی اس کے بعد مختلف افراد کی طرف سے رات گیارہ بجے تک سوالات کا سلسلہ جاری رہا جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ بہت سے افراد نے لٹریچر بھی خریدا۔

نواں گروپ چالیس نرسوں پر مشتمل تھا جو سوشل اکاڈیمی کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔ خاکسار نے تقریر کی۔ ان کے تمام سوالات کے جواب دیئے۔ مسجد دکھائی گئی اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ اس موقع پر ہمارے ڈچ احمدی بھائی Mr. Weber بھی موجود تھے انہوں نے قرآن کریم کی آیات کا ترجمہ سُنایا۔

دسواں گروپ GEREVERMEERD JEUGDE VERENIGING جو ۵۰ افراد پر مشتمل تھا۔

گیارہواں گروپ ہارلم سے آیا تھا جو ایمسٹرڈم کے قریب یہاں سے تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر ایک خوبصورت شہر ہے۔ اس گروپ میں ۱۲۵ افراد تھے۔

بارہواں گروپ ہیگ کے Catholic Kweek School (وہ ادارہ جہاں استاد بننے کی ٹریننگ دی جاتی ہے) اس کی طرف سے یہاں اسلام کو سمجھنے اور اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آیا تھا۔ چنانچہ مکرم امام صاحب نے اسلام اور احمدیت کے موضوع پر تقریر کی اور ان کے سوالات کے جواب دیئے۔

تیرھواں گروپ Wassenaar میں انڈونیشی سکول کے قریباً ۲۵ چھوٹے طلبہ کا تھا یہ مسلمان تھے اور ہماری مسجد میں اپنے استاد کی نگرانی میں طریق نماز سیکھنے آئے تھے چنانچہ اسی سلسلے میں انہیں ہر ممکن سہولت پہنچائی گئی۔

چودھواں گروپ اسی سکول سے متعلق تھا لیکن ذرا بڑے طلبہ تھے۔ یہ بھی اپنے استاد کی نگرانی میں مسجد میں نماز سیکھنے آئے تھے ان کو بھی اسی ضمن میں ہر ممکن سہولت پہنچائی گئی۔ خاکسار نے ان کے استاد کو ایک کتاب ہدیۃً پیش کی اور طلبہ میں پمفلٹس تقسیم کئے۔

مشن سے باہر تقاریر

ہیگ سے باہر Witmarsum میں مکرم امام صاحب کی ایک کامیاب تقریر ہوئی۔ ایک مقام ہیگ سے قریباً پونے دو سو میل کے فاصلے پر ہے۔ اس شہر میں کیتھولک اور پراٹسٹنٹ عیسائیوں کی ایک ملی جلی تنظیم نے ایک بہت بڑی کانفرنس کا انعقاد کیا قریباً سات روز تک یہ کانفرنس جاری رہی۔ یہ کانفرنس اس لحاظ سے بھی اہمیت رکھتی تھی کہ اس میں یہودی، کیتھولک، پراٹسٹنٹ، مسلمان، ہندو اور ہیومنسٹ مقررین نے اپنے اپنے مذہب کے بارے میں تقاریر کیں۔ اسلام کی نمائندگی میں تقریر کرنے کے لئے انہوں نے ہمیں مدعو کیا۔ چنانچہ مکرم امام صاحب اس میں شرکت کے لئے وہاں پہنچے اور اس کانفرنس کے ایک اجلاس میں تقریر کی اور اسلام کی خوبیوں کو ان کے سامنے آشکار کیا۔ متعدد افراد کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے ان کی غلط فہمیاں دُور کیں۔

اجلاس میں سامعین کی تعداد خاصی تھی۔ اس موقع پر عوام الناس کے علاوہ کیتھولک پادری صاحبان اور پراٹسٹنٹ چرچ منسٹر بھی موجود تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے اتنے بڑے اجتماع کے سامنے اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقع پیدا کر دیا۔ امام صاحب کی تقریر کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا شاید یہی وجہ ہے کہ وقفہ ہوتے ہی حاضرین اس میز کی طرف لپکے جس پر ہماری کتب رکھی ہوئی تھیں

اور انہوں نے باوجود پادریوں کی طرف سے اس سلسلے میں ہمت شکن رویہ اختیار کرنے کے ساری کی ساری کتابیں خرید لیں۔

ایک پراٹسٹنٹ منسٹر تو اتنے متاثر ہوئے کہ اجلاس کے اختتام کے بعد خود اُٹھ کر امام صاحب سے ملنے آئے اور دوستانہ جذبات کا اظہار کیا۔ امام صاحب کو اپنی کار میں منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں حالانکہ دورانِ سوالات ان کا اندازِ گفتگو خاصہ جارحانہ تھا مگر اپنے سوالوں کا معقول جواب سُن کر یکدم نرم پڑ گئے۔

دوسری تقریر Hillengom شہر میں ہوئی۔ یہاں بھی پراٹسٹنٹ اور کیتھولک کی ایک مشترکہ سوسائٹی کی طرف سے اسلام پر تقریر کے لئے ہمیں دعوت موصول ہوئی تھی۔ چنانچہ خاکسار نے وہاں پہنچ کر تقریر کی۔ پچاس کے قریب سامعین تھے۔ گھنٹہ بھر تقریر کی۔ اس کے بعد قریباً دو گھنٹے تک سوالات کا سلسلہ رہا۔ سوالات کے جواب دینے میں ہمارے ایک ڈچ احمدی بھائی مسٹر عمر نے بھی حصہ لیا جو ہیگ سے خاکسار کے ہمراہ ہی آئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے تمام سوالات کے جواب دئے گئے۔ کئی افراد نے ہماری کتابیں خریدیں۔

پریس میں ذکر

WITMARSUM کی کانفرنس میں امام صاحب نے جو تقریر کی وہ شمالی ہالینڈ کے اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔ اس کے علاوہ کیتھولک سوشل اکاڈیمی میں ہماری طرف سے جو تقاریر کی گئیں ان کا خلاصہ ان کے رسالوں میں شائع ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ملک کے مختلف حصوں سے اسلام کو سمجھنے اور اس پر مضامین لکھنے کے لئے لٹریچر کا مطالبہ آ رہا ہے۔

انڈونیشی کیمپ میں درس و تدریس

ہیگ شہر سے بہت دور ہالینڈ کے صوبہ فریس لینڈ میں انڈونیشین کیمپ کے لیڈر کی طرف سے امام صاحب کو متعدد بار بلایا گیا مگر گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے وہاں جانے کا موقع نہ ملا۔ ماہِ اپریل میں ذرا فرصت میسّر آئی تو امام صاحب وہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے وہاں نماز مغرب و عشاء پڑھائی اور نماز کے بعد رات بارہ بجے تک اسلام پر گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں اسلام پر کئے جانے والے متعدد اعتراضات کے جواب سکھائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام اور آپ کی آمد کے مقصد سے روشناس کرا کے آپ کی تحریرات سے استفادہ کی تلقین کی گئی۔ کیونکہ آپ کی تحریرات میں اسلام پر ہر قسم کے اعتراضات کے جواب موجود ہیں۔ رات انڈونیشین کیمپ کے لیڈر کے ہاں بسر کی۔ صبح کی نماز کے بعد درس قرآن مجید میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان کی۔

اشاعت لٹریچر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وہ اہم تقریر جو حضور نے لنڈن میں وانڈز ورتھ کے ہال میں کی تھی ڈچ زبان میں ترجمہ کر کے رنگین سرورق کے ساتھ ایک خوبصورت کتابچہ کی صورت میں شائع کرنے کی توفیق ہمیں ملی ہے اور اب اسے لوگوں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ (باقی)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۲ راگست ۶۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بمقام کراچی میرے لڑکے عزیزم محمد عبدالرشید صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ بنت لیفٹیننٹ کرنل غلام محمد اقبال صاحب گلبرگ لاہور کے ساتھ بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ عزیزم عبدالرشید عزیزم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (سائنٹفک مشیر صدر پاکستان) کے چھوٹے بھائی ہیں اور عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ محترم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم آف جھنگ کی پوتی اور حضرت میاں معراج الدین صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دینی اور دنیوی لحاظ سے بابرکت کرے۔

خاکسار محمد حسین عفی عنہ
سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان۔ حال کراچی

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے وقف جدید کے مالی سال میں وعدہ کرنیوالے احباب کے اسمائے گرامی

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۸۰۰—۰۰

(۲) حضرت اُم متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۲۱۲—۰۰ (آپ نے اپنا وعدہ اور اس کی ادائیگی مکمل طور پر کر دی ہے۔ فجزاہا اللہ تعالیٰ)

(۳) صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید ۲۵۴—۰۰

(۴) سیدہ داؤد مظفر شاہ صاحب ۲۳۴—۰۰

(۵) پیر معین الدین صاحب ربوہ ۱۲۵—۰۰ (آپ نے ادائیگی مکمل طور پر کر دی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

(۶) صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۲۶۴—۰۰ (آپ باقاعدہ اقساط سے ادائیگی کر رہے ہیں)

(۷) صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ۱۴۲—۰۰ (اقساط سے ادائیگی ہو رہی ہے)

(۸) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب راولپنڈی ۲۰۰—۰۰ (ادائیگی مکمل ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ)

(۹) صاحبزادہ میاں عباس احمد صاحب ۱۲۰—۰۰ (ادائیگی مکمل ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ)

(۱۰) میر داؤد احمد صاحب بمعہ بیگم صاحبہ و عزیزہ سلیمان احمد ۳۰—۰۰

(۱۱) مرزا رفیق احمد صاحب ۲۱۴—۰۰

(۱۲) مرزا مجیب احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ ۷۷—۰۰

(۱۳) مرزا اظہر احمد صاحب ۱۳—۰۰

(۱۴) مرزا خلیل احمد صاحب ۳۳—۰۰

(باقی)

ناظم مال
وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

رکھیں گے جب زمیں پہ جبینِ نیاز ہم

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ)

(یہ نظم والد محترم حضرت ڈاکٹر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہی تھی اور غالباً غیر مطبوعہ ہے (ڈاکٹر) محمد احمد)

بیٹھے ہیں در پہ تیرے جو بن کر ایاز ہم
کیونکر نہ پھر اٹھائیں گے محمودؓ ناز ہم
عشقِ خدا میں بڑھ کے جو محمودؓ بن گئے
پیچھے رہیں گے کیوں بھلا بن کر ایاز ہم
چھیڑیں گے جب بھی رُوح کے خوابیدہ ساز آپ
تھامیں گے اپنا اس گھڑی پارینہ ساز ہم
رحمٰن نے جبکہ آپ کو قرآں سکھا دیا
جائیں گے کیوں نہ سامنے ہی پھر اس کے راز ہم
سجدہ میں جا گریں گے ملائک بھی اُس گھڑی
رکھیں گے جب زمیں پہ جبینِ نیاز ہم
تیری وفا سے ہوں گے جدا ہم نہ زینہار
سہہ لیں گے سب رقیبوں کے سارے ہی ناز ہم

207

محترم لفٹیننٹ ملک مظفر احمد صاحب مرحوم

(مکرم ملک ممتاز احمد صاحب لائل پور)

(قسط دوم)

ایک دفعہ ایک بزرگ سائیکل پر سوار ہاتھ میں اخبار الفضل لئے ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہمارا دروازہ انہوں نے کھٹکھٹایا۔ میں باہر گیا۔ تو وہ بزرگ فرمانے لگے کیا یہ اخبار الفضل آپ کا ہے۔ میں نے کہا ہاں جی ہمارا ہی ہے۔ فرمانے لگے میں نے ملک مظفر احمد صاحب سے ملنا ہے میں نے کہا تشریف رکھئے۔ میں بھی ان کا انتظار کر رہا ہوں۔ ابھی دفتر سے آجاتے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت اباجان تشریف لے آئے۔ وہ صاحب اٹھ کر اباجان کے ساتھ معانقہ کرنے لگے۔ اور فرمانے لگے خدا کی قسم یہی ہیں۔ ان کا نام خدا بخش صاحب تھا۔ وہ چھاؤنی کے رہنے والے تھے اور بڑے مخلص متقی احمدی اور نیک بزرگ تھے۔ وہ چھاؤنی سے کسی انگریز کے ساتھ احمد نگر آئے تھے۔ فرمانے لگے میں کئی ماہ سے احمد نگر آیا ہوں۔ اور دعائیں کر رہا تھا یا اللہ کوئی احمدی دوست ملا دے۔ چند دن ہوئے خواب میں مجھے آپ کی شکل دکھائی گئی۔ خداوند کریم نے اب انتظام فرمایا۔ کہ آپ کا الفضل غلطی سے ڈاکیہ ہمارے بنگلے پر دے گیا۔ اس پر آپ کا ایڈریس لکھا تھا۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی میں نے اخبار الفضل ہاتھ میں لیا۔ اسی وقت سائیکل پر سوار ہوا۔ اور آپ کے مکان پر آ پہنچا ہوں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی اور آپ سے ملاقات کرا دی۔ پھر وہ جب تک رہے۔ ہر روز ہم سے ملتے رہے۔ اور بڑی محبت ہو گئی اور نمازیں بھی اکٹھے ادا کرتے۔ پھر وہ نوکری چھوڑ کر چھاؤنی واپس تشریف لے گئے

محترم اباجان مرحوم ۱۹۳۹ء میں واپس قادیان دارالامان آ گئے۔ ۱۹۴۰ء میں جنگ کی وجہ سے اباجان کو پھر فوج میں لے لیا گیا۔ اور جنوری ۱۹۴۹ء میں سیالکوٹ سے ریٹائر ہوئے۔

اباجان مرحوم نہایت متقی عبادت گزار اور بلند اخلاق کے مالک تھے۔ تہجد اور اشراق کی نمازیں بھی باقاعدہ التزام سے ادا فرماتے۔ جہاں تک میرا علم ہے آپ نے تہجد کبھی قضا نہیں کی اپنے رشتہ داروں سے نیک اور احسان کا سلوک کرنے والے۔ اور نہایت درجہ دعائیں کرنے والے۔ صاحب رویا۔ کشوف و الہام تھے۔

ملازمت میں بھی ہر وقت تقویٰ کو مد نظر رکھا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اور خاص ملکہ تھا۔ آپ کے ذریعہ سے کئی خاندان احمدی ہوئے۔ اور آج تک ان کی اولاد میں مخلص احمدی ہیں۔ محترم ڈاکٹر فضل کریم صاحب مرحوم جن کا مکان الحکم سٹریٹ قادیان میں تھا۔ اور کیپٹن مرزا عمر حیات صاحب مرحوم آف بھوں بھی آپ کے ذریعہ ہی احمدی ہوئے تھے۔

آپ کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب کتابیں گھر میں رکھتے کتابوں پر جابجا نوٹ لکھے ہوتے فارسی زبان پر آپ کو بہت عبور تھا حضرت مولوی عبید اللہ صاحب بسمل جو فارسی کے اجل عالم تھے اور شاعر تھے میرے ننھیال میں سے قریبی رشتہ دار تھے۔ ان سے بہت محبت تھی۔ اکثر ان کی صحبت میں بیٹھتے تھے۔ ۱۹۴۷ء کے انقلاب میں جب ساری کتابیں قادیان میں رہ گئیں۔ تو فارسی کی در ثمین خاص طور پر کوشش کر کے حاصل کی۔ جو اب تک موجود ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت ہر روز فرماتے۔ اکثر آیات اور سورتیں زبانی یاد تھیں۔ تمام قرآنی دعائیں زبانی یاد تھیں۔ عربی زبان سے بھی لگاؤ تھا نمازوں کے لئے مسجد دعا مل بلڈنگ لاہور میں نماز باجماعت کے لئے باقاعدہ جاتے۔ اپنا ہر ایک کام خود کرنے کی کوشش کرتے ہر ایک کی مدد کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے

۵ جون بروز بدھ صبح کی نماز کے بعد سینے میں درد محسوس ہوئی۔ کسی کو بتایا تک نہیں۔ ناشتہ کیا اس کے بعد ساڑھے ۸ بجے درد نہایت شدید ہوا۔ پھر ڈاکٹر کو بلوایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ دل کا شدید قسم کا دورہ ہے۔ ہسپتال لے جاویں فوراً وہاں منتقل کر دیا گیا۔ بارہ بجے کے قریب لاہور سے چھوٹے بھائی عزیزم ذکاء احمد صاحب نے مجھے ٹیلیفون پر اطلاع دی۔ کہ اباجان شدید بیمار ہیں۔ فوراً آجاویں۔ میں اور میری اہلیہ صاحبہ فوراً روانہ ہو گئے۔ شام پانچ بجے لاہور پہنچ گئے۔ اباجان مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے "ممتاز میں جا رہا ہوں" پھر فرمایا "مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہوا ہے کہ تیری عمر اسی سال کے قریب ہے اس لئے اب میں نہیں بچ سکتا۔ اب میں جا رہا ہوں"۔ وقت دریافت فرماتے رہے اور وقت پر نمازیں ادا فرماتے رہے۔ مجھے کہتے جاؤ نماز پڑھ آؤ۔ وقت ہو گیا ہے اگلے دن چھ جون جمعرات کو بھی زندہ رہے۔ نمازیں پڑھتے رہے تسبیح کرتے رہے۔ منہ میں درود شریف پڑھتے رہے۔ اور جو بھی رشتہ دار عزیز ملنے کے لئے ہسپتال میں تشریف لائے سب کو بلا کر الوداع کہا۔

پورے بارہ بجے شب معاً حالت غیر ہو گئی۔ آنکھیں کھولیں اور ہماری طرف دیکھا اور پھر خدا کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب قریباً اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

بڑے صبر اطمینان کے ساتھ جان جان آفرین کے سپرد کی۔ صبح جمعہ تھا جنازہ پہلے ½۷ بجے دہلی دروازہ لاہور میں پڑھا گیا۔ پھر ربوہ لے جایا گیا۔

۷ جون ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۸ہجری مطابق ۷ احسان ۱۳۴۷ھش قریباً ۱۱ بجے جنازہ ربوہ پہنچا۔ جہاں پر ہزاروں افراد نے بعد از نماز جمعہ آپ کی نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں پڑھی۔

نماز جنازہ کے بعد حضور نے آپ کے ہر ایک بچے کے ساتھ تعزیت فرمائی اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد جنازہ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں لے جایا گیا۔ جہاں مرحوم کو قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑی ہیں۔

آخر میں تمام بزرگوں۔ دوستوں رشتہ داروں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا۔

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا اکیاونواں سالانہ تربیتی جلسہ مختصر روداد

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا اکیاونواں سالانہ تربیتی جلسہ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۶۸ء بمقام شاہ مسکین منعقد ہوا۔ جس میں مقامی افراد کے علاوہ بھینی۔ ٹھٹھہ ناچیاں اور لاہور سے بھی احباب جماعت نے شرکت فرمائی۔ مرکز کی طرف سے مکرم مولوی محمد حسین صاحب۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب۔ مکرم مولوی سعید احمد اظہر صاحب مربی سلسلہ مکرم مولوی دین محمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے شمولیت فرمائی۔

پہلا اجلاس صبح دس بجے سے ایک بجے دوپہر تک جاری رہا۔ جس کی صدارت پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد صاحب۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ پی ایچ ڈی (لنڈن) نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد شیخ عبد الرشید صاحب مولوی سعید احمد اظہر صاحب اور مولوی دین محمد شاہد صاحب نے تقاریر کیں۔

دوسرا اجلاس دوپہر کا کھانا اور نماز ظہر و عصر کے بعد مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے احباب جماعت کو نہایت احسن نصائح کیں اور بتایا کہ وہ اپنے عمل سے ثابت کر دیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام واقعی اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے علمبردار تھے۔ آپ کے بعد مختصر سے صدارتی ریمارکس کے بعد محترم بزرگوار سید سردار احمد شاہ صاحب نے دعا فرمائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ (سید محمد معین شاہ ابن سید محمد امین شاہ صاحب مرحوم)

دعائے مغفرت ۔ میرے ایک عزیز بھائی محمد ابراہیم صاحب مورخہ ۱۴ جولائی کو ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو کر مورخہ ۱۳ اگست کو شاہدرہ ملہاں (ضلع گوجرانوالہ) ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر قریباً چھبیس سال تھی۔ عین عالم شباب میں ان کی اچانک وفات سب اقرباء کے لئے بہت رنج اور صدمہ کا باعث ہوئی ہے۔ مرحوم بڑے ہنس مکھ، سادہ اور خوش مزاج نوجوان تھے۔ اپنی خوش اخلاقی، شگفتہ مزاجی اور طبیعت کی سادگی کی وجہ سے اپنوں اور غیروں سبھی میں ہر دلعزیز تھے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور سب اعزہ کے لئے صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد منظور صادق از دادو سندھ)

زندہ قوم کے افراد اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتے ہیں

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں :-

"زندہ قوموں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اسکے افراد کے اندر اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو۔ ہم ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرتی ہے۔ اور جہاں ہم تبلیغ کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی۔ اور اسلام کے نشانات بھی قائم کئے جائیں گے۔ اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو ہروقت تیار رکھے۔ ۔ ۔ پس اپنے اندر قربانی کا مادہ پیدا کرو اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہروقت زندہ رکھو۔"

اگر آپ اشاعت اسلام جیسے عظیم الشان کام کو قیامت تک جاری رکھنا چاہتے ہیں تو اکناف عالم میں تعمیر مساجد کی خاطر اپنے عزیز اموال پیش کرتے رہیئے حتیٰ کہ زمین کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنا شروع ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

دارالاقامۃ النصرۃ کیلئے عطیہ جات

دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ ایک ایسا ادارہ ہے جس کے تمام اخراجات احباب جماعت کے عطیہ جات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ بعض احباب جماعت نے اس ادارے کے لئے ماہوار رقم دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

۱	مکرم محترم جناب ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب گوجرانوالہ	دس روپے ماہوار	۱۰.۰۰ ماہوار
۲	״ ״ ملک منظور احمد صاحب	״ ״	۱۰.۰۰ ״
۳	״ ״ حاجی محمد شریف صاحب	پانچ روپے ״	۵.۰۰ ״
۴	״ ״ صوفی عبدالکریم صاحب	״ ״	۵.۰۰ ״
۵	״ ״ چوہدری عبدالرحمان صاحب ایڈووکیٹ	تین روپے ״	۳.۰۰ ״
۶	״ ״ خورشید احمد صاحب	״ ״	۳.۰۰ ״
۷	״ ״ قاضی نذیر احمد صاحب	ایک روپیہ ״	۱.۰۰ ״
۸	״ ״ عبدالرشید صاحب	״ ״	۱.۰۰ ״

(نگران دارالاقامۃ النصرۃ ربوہ)

داخلہ گورنمنٹ پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

کورسز : ۱۔ الیکٹریکل ۔ ۲۔ مکینیکل ۔ عرصہ ۳ سال

شرائط :۔ میٹریکولیشن سائنس گروپ

سرٹیفکیٹ جو درخواست کے ہمراہ ضروری ہیں ۔ ۱۔ میٹرک کے امتحان کا تفصیلی نمبروں کا ۔ اصل سرٹیفکیٹ ۔ ۲۔ ڈومیسائل کا سرٹیفکیٹ اصل ۔ آخری تاریخ وصولی ۔ درخواست ۲۰/۹/۶۴ فارم و پراسپکٹس دفتر انسٹی ٹیوٹ سے ۔ درخواست بنام پرنسپل صاحب انسٹی ٹیوٹ ۔

پ۔ ڈ ۲۲/۸/۶۴

(ناظر تعلیم)

★ زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

اعلانات دارالقضاء

(۱)

ہمیں بتایا گیا ہے کہ مکرم حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کو مکرم ڈاکٹر محمد شفیق صاحب اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کی طرف سے ایک ہزار روپے اور کچھ صد روپے دیئے گئے تھے ان دونوں صاحبان کا مکمل ایڈریس نہیں مل سکا۔ اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ دونوں صاحبان ۳۰ یوم کے اندر اطلاع دیں کہ یہ رقوم کب اور کس غرض کے لئے انہوں نے حضرت شمس صاحب مرحوم کو دی تھیں۔ ثبوت بھی پیش کریں۔ کیا اب وہ واپس لینا چاہتے ہیں یا مرحوم کے اہل وعیال کو دے دینا چاہتے ہیں اپنا مکمل ایڈریس بھی لکھ بھیجیں۔ اگر مقررہ میعاد کے اندر کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی تو یہ رقوم مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کو دے دی جائیگی۔ جس پر کسی صاحب کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

(ناظم دارالقضاء)

(۲)

محترمہ کلثوم بیگم بیوہ مکرم ماسٹر لطیف احمد صاحب عارف مرحوم نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مرحوم نے اپنے چھوٹے بھائی عزیز رفیق احمد صاحب طارق ابن حاجی محمد الدین صاحب درویش مرحوم کے لئے ایک قطعہ اراضی دارالعلوم شرقی پلاٹ ۶۔ بلاک ۔۔ ان کی رقم سے خرید کیا تھا۔ یہ زمین میرے خاوند نے عارضی اور وقتی طور پر اپنے نام الاٹ کرائی تھی۔ ان کا ارادہ تھا کہ بعد میں کسی وقت مذکورہ پلاٹ عزیز رفیق احمد صاحب طارق کے نام منتقل کرا دیا جائے گی۔ لیکن اس دوران میرے خاوند وفات پا گئے تھے۔ مرحوم کے ورثاء میں سے میرے علاوہ ان کے تین نابالغ بچے ہیں۔ کوئی بالغ لڑکا یا لڑکی نہیں ہے اور مجھے اس زمین کو رفیق احمد صاحب طارق کے نام منتقل کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہٰذا درخواست ہے کہ مذکورہ پلاٹ رفیق احمد صاحب طارق کے نام منتقل کر دیا جائے۔

اس درخواست پر محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ والدہ لطیف احمد صاحب عارف مرحوم نے بھی تصدیق کی ہوئی اور مکرم مبارک احمد صاحب نے بھی تصدیق کی ہوئی ہے اور مکرم مبارک احمد صاحب نے بطور گواہ دستخط کئے ہوئے ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(۳)

محترمہ معراج بی بی صاحبہ بیوہ اللہ دتہ صاحب مرحوم ساکن محلہ دارالیمن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ عرصہ چار سال سے میرے خاوند مسمی اللہ دتہ صاحب مرحوم وفات پا چکے ہیں مرحوم کے نام مکان ۶ واقع محلہ دارالیمن غربی ربوہ رقبہ دس مرلہ جس پر ایک کمرہ بنا ہوا ہے الاٹ ہے یہ مکان مع زمین میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے

۱۔ غلام مرتضیٰ صاحب جاوید (۲) عطاء اللہ پسران (۳) امۃ الحی صاحبہ دختر مرحوم۔

اس درخواست پر مکرم محمد اسماعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن نے بھی تصدیق کی ہوئی ہے ۔۔۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

(۴)

مکرم سید معین شاہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد سید محمد امین شاہ صاحب مسلم ۱۰/۶/۶۴ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی مندرجہ ذیل رقوم مجھے ادا کر دی جائیں پراویڈنٹ فنڈ ۵۵۰۵/۲۷ پنشن ۱۰/۱۲ حق الخدمت ۔۔ ۶۲۵ روپے امانت تحریک جدید ۳۴/۳۲۔

مرحوم کے مندرجہ ذیل ورثاء کو مذکورہ بالا رقوم مجھے دیئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

۱۔ سید محمد فائق شاہ صاحب پسر (۲) سیدہ زبیدہ بیگم صاحبہ ۳۔ امۃ الملتقی صاحبہ دختران۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

208

اِسلام میں صحت وصفائی کا تصور

عمر حیات

صحت کو برقرار رکھنے کے لئے صفائی کا ہونا ضروری ہے اور اس بنا پر صحت و صفائی لازم و ملزوم ہیں۔ تندرستی برقرار رکھنے کے لئے ہر دو قسم یعنی جسم اور روح کی صفائی لازمی ہے۔ اسلام نے صحت و صفائی کے لئے جو زریں اصول قائم کئے ہیں ان کی رو سے ہمیں ہر وقت پاک و صاف رہنا چاہیئے۔ جسمانی اعتبار سے جسم کا ایک ایک حصہ پاک و صاف ہونا ضروری ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے

ان اللہ یحب التوابین
ویحب المتطہرین

اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں
اور پاک صاف رہنے والوں
کو پسند کرتا ہے۔

گویا پاک صاف رہنے والوں کو اللہ تعالےٰ نے پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا ہے اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے پاک و صاف رہنا ضروری ہے۔ احادیث نبوی کے مطالعہ سے اس کی مزید وضاحت ہوجاتی ہے۔ فرمایا

الطہور شطر الایمان
پاکیزگی ایمان کا ایک جزو ہے

اسلام کے علاوہ کسی بھی دوسرے مذہب میں صحت و صفائی کا واضح اور مستحکم تصور موجود نہیں۔ اسلامی تقریبات اور اجتماعات صفائی کا درس دیتے ہیں۔ اسلام کے ارکان نماز روزہ اور حج ہمیں پاکیزگی اور طہارت کی تلقین کرتے ہیں نماز سے پہلے وضو لازمی قرار دیا گیا ہے روزہ ہمارے جسم کے ساتھ ساتھ روح کی پاکیزگی کے لئے فرض کیا گیا ہے حج اپنے گناہوں سے استغفار کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے ہر مسلمان اچھی طرح جانتا ہے کہ حج سے واپسی کے بعد روحانی طور پر بالیدگی پیدا ہوجاتی ہے

ہم اگر اپنی روزمرہ زندگی میں پاک و صاف نہ رہیں تو اس کا سب سے بڑا نقص تو یہ ہے کہ ہماری تندرستی پر برا اثر پڑے گا اور اگر انسانی صحت ٹھیک نہ رہے تو پھر کام کاج میں دلچسپی باقی نہیں رہتی جس سے معاشرتی زندگی میں خلل واقع ہوتا ہے جسمانی اعتبار سے خود کو پاک صاف رکھنے کے لئے جمعہ کے روز غسل کو مسنون قرار دیا مسواک کرنا خوشبو لگانا ناخن تراشنا صفائی کی ایسی بنیادیں ہیں جنہیں اسلام نے فرض اور سنت کی صورت میں مستحکم قرار دیا ہے۔ اسلامی تہواروں کی حقیقت پر اگر غور کریں تو یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ صفائی کا یہاں پر بھی خاص خیال رکھا گیا ہے عید کے روز نہانا خوشبو لگانا اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر عیدگاہ کی طرف جانا سنت ہے۔ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے پاک صاف ہو کر سربسجود ہونا ہی سنت ہے کیونکہ صفائی اور پاکیزگی کے بغیر اللہ تعالےٰ کی عبادت بھی نہیں ہوسکتی۔ عبادت سے پہلے جسم کا پاک ہونا کپڑوں کا پاک ہونا اور جگہ کا پاک ہونا اس لئے ضروری قرار دیا گیا کہ اس کے بغیر عبادت قبول نہیں ہوتی۔

صفائی کے اسلامی تصور کو اگر ہم اپنی عملی زندگی کا شعار بنالیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم میں جسمانی اور روحانی بالیدگی پیدا نہ ہو۔ مزید یہ کہ ہماری ذہنی اور فکری صلاحیتوں پر اس کا خاطر خواہ اثر نہ پڑے۔ اگر انسان جسمانی یا روحانی عوارض میں مبتلا ہوجائے تو وہ ناکارہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ تندرستی اور صفائی سے نہ صرف طبیعت پر اچھا اور خوشگوار اثر پڑتا ہے بلکہ انسان فرحت و انبساط اور مسرت و شادمانی کی نعمتوں سے مالا مال ہوجاتا ہے۔

صحت و صفائی کی افادیت سے کسے انکار ہوسکتا ہے ہم میں سے ہر انسان غیر شعوری طور پر کسی نہ کسی حد تک صفائی کا عمل دن میں کئی بار دہراتا ہے مثلاً ناک صاف کرنا کپڑے تبدیل کرنا بوٹ صاف کرنا اور کنگھی کرنا لیکن اگر ہم ان چیزوں کو اپنی روزمرہ زندگی کا معمول اس طرح بنالیں کہ شعوری طور پر ایسا کرتے رہیں تو یقیناً ہم بہت سی بیماریوں سے بچ جائیں گے۔ اور مذہب اسلام جابجا اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ ہم خود کو پاک صاف رکھیں۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کرسکو گے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کردیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چیز نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جاسکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔ غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہوجایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"

ہمیں امید ہے کہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے"۔

(افسر امانت تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

مکرمی ملک عنایت الرحمٰن صاحب ولد بابو حفیظ اللہ صاحب نمبر ۶۵۸۷ سابق سکونت (سی اے ڈی حویلیاں ضلع ہزارہ) کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو۔ یا موصوف خود اس اعلان کو دیکھیں تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دُعا

میری ہمشیرہ عرصہ چار ماہ سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ انہیں صحت عطا فرمائے

(رانا لئیق احمد انچارج ڈسپنسری ٹی آئی کالج ربوہ)

بے بی ٹانک

بچوں کے دانت نکالنے کی تکالیف
بدہضمی، سوکھا پن، مٹی کھانے کی عادت
اور دماغی اور جسمانی کمزوری کا بے نظیر علاج ہے۔
پیکنگ ۳ روپے اور ۱/۲۵ روپیہ
کیمور یوٹو میسرز یٰسین کمپنی رجسٹرڈ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
روزنامہ الفضل ربوہ
منیجر
سے خط و کتابت کیا کریں۔

امن کے قیام کے لئے بعض دفعہ جنگ ضروری ہوتی ہے

اسلامی تعلیم یہ ہے کہ دُنیا کا امن برباد کرنے والوں کا مقابلہ کیا جائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالے عنہ سورہ الشعراء کی آیات ۱تا۴ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید تحریر فرماتے ہیں :-

"اب ایک اور سوال باقی رہ جاتا ہے اور وہ یہ کہ بے شک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدرس امن ہیں۔ بے شک آپ نے امن کا مدرسہ دنیا میں جاری کر دیا بے شک امن کا کورس خدا نے مقرر کر دیا۔ بے شک اسلام نے تعلیم وہ دی ہے جو فطرت کے عین مطابق ہے اور جسے دیکھ کر انسانی فطرت پکار اٹھتی ہے کہ واقعہ میں یہ صحیح تعلیم ہے مگر کیا لڑائی بالکل ہی بری چیز ہے! قرآن کریم اس کا بھی جواب دیتا اور فرماتا ہے کہ امن کے قیام کے لئے بعض دفعہ جنگ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ
بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلٰكِنَّ
اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ
(بقرہ آیت ۲۵۲)

کہ بے شک امن ایک قیمتی چیز ہے بیشک اس کی تعلیم خدا نے انسانی دماغ میں رکھی ہے مگر کبھی انسان کا دماغ فطرت سے اتنا بعید ہو جاتا ہے اور انسانی عقیدے مرکز سے اتنے پرے ہٹ جاتے ہیں کہ وہ امن سے بالکل دُور جا پڑتے ہیں اور نہ صرف امن عامہ چاہتے ہیں بلکہ حریت ضمیر کو بھی باطل کرنا چاہتے ہیں فرماتا ہے ایسی حالت میں امن کے قیام اور اس کو وسعت دینے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ جو شرارتی ہیں ان کا مقابلہ کیا جائے پس وہ جنگ امن ہٹانے کے لئے نہیں بلکہ امن قائم کرنے کے لئے ہوگی جیسے اگر انسان کے جسم کا کوئی عضو سڑ گل جائے تو فیس خرچ کر کے بھی انسان ڈاکٹر سے کہتا ہے کہ اس عضو کو کاٹ دو۔ اسیطرح کبھی ایسے گروہ دُنیا میں پیدا ہو جاتے ہیں جو سرطان اور کینسر کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اور ضروری ہوتا ہے کہ اُن کا اپریشن کیا جائے تا وہ باقی حصہ قوم کو بھی گندہ اور ناپاک نہ کر دیں۔ پس فرمایا وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ اگر بعض کے ذریعہ اللہ تعالےٰ بعض کی شرارتوں کو دُور نہ کرتا تو لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ بجائے امن قائم ہونے کے فساد پھیل جاتا جس طرح سپاہیوں کو بعض دفعہ لاٹھی چارج کا حکم دیا جاتا ہے اسیطرح فرمایا۔ بعض دفعہ ہم بھی اپنے بندوں کو اجازت دیتے اور انہیں کہتے ہیں جاؤ اور لاٹھی چارج کرو اس لئے کہ لفسدت الارض اگر لاٹھی چارج نہ کیا جاتا تو ساری دُنیا کا امن برباد ہو جاتا۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ لیکن اللہ تعالےٰ صرف ایک قوم کو ہی امن نہیں دینا چاہتا بلکہ وہ ساری دُنیا کو با امن دیکھنے کا خواہش مند ہے اور چونکہ اِن لوگوں سے دُنیا کا امن برباد ہوتا ہے اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ اُن کا مقابلہ کیا جائے تا ساری دُنیا میں امن قائم ہو۔ بے شک اس کے نتیجہ میں خود اُن لوگوں کا امن مٹ جائے گا۔ مگر دُنیا میں ہمیشہ موازنہ کیا جاتا ہے جب ایک بڑا فائدہ چھوٹے فائدہ سے ٹکرا جائے تو اس وقت بڑے فائدے کو لے لیا جاتا۔ اور چھوٹے فائدہ کو قربان کر دیا جاتا ہے اسیطرح کثیر حصہ دنیا کے امن کی خاطر ایک قلیل گروہ سے جنگ کی جاتی ہے اور اُس وقت تک اُسے نہیں چھوڑا جاتا جب تک وہ خلافِ امن حرکات سے باز نہ آجائے "

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۲۴۷)

درخواست دعا

خاکسار تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں

(حیدر علی ظفر متعلم جامعہ احمدیہ حال کنری سندھ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد گرامی

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کرائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی جائے۔ خاکسار مرزا محمود احمد" (الفضل ۳ ستمبر ۱۹۴۹ء)

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ قابل اور اچھے نمبر لینے والے بچوں کو ربوہ بھجوائیں کالج کا فرسٹ ایر کا داخلہ ۹ ستمبر سے شروع ہوکر پانچ روز رہے گا سیکنڈ اور تھرڈ ڈویژن والوں کو ٹسٹ کے بعد داخل کیا جائے گا جو ۱۲ ستمبر کو صبح ۸ بجے ہوگا تمام درخواستیں ہر رنگ میں مکمل اور مع عدد نقولات ۱۱ ستمبر تک دفتر کالج میں پہنچ جائیں۔

(پرنسپل)

پروفیسر عبدالسلام نے تیئس ہزار ڈالر عطیہ کی رقم

پاکستانی سائنسدانوں کی اعلیٰ ترقی کے لئے وقف کر دی

یہ خبر قارئین کرام کے لئے باعث مسرت ہوگی کہ پاکستان کے مشہور و معروف اور عالمی شہرت رکھنے والے سائنسدان پروفیسر عبدالسلام صاحب سائنسی مشیر صدر پاکستان کو تیئس ہزار ڈالر کا جو عطیہ امریکی تنظیم کی طرف سے ملنے والا ہے آپ نے اسے پاکستانی سائنسدانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف کو یہ عطیہ یو ایس ایٹم فار پیس فاؤنڈیشن (ایٹم کے پرامن استعمال کی امریکی فاؤنڈیشن) کی طرف سے دیا گیا ہے اور یہ وظیفہ فورڈ خاندان کی طرف سے مقرر کیا گیا ہوا ہے۔ اس کے نو سالہ نفاذ کے عرصہ میں یہ صرف نوبل پرائز حاصل کرنے والوں کو ہی ملتا رہا ہے۔

عطیہ دینے کی خصوصی تقریب نیویارک میں ۱۴ راکتوبر ۶۸ء کو منعقد ہوگی۔ جب کہ یو این او کے جنرل سکرٹری مسٹر اوتھانٹ یہ عطیہ انہیں پیش کریں گے۔ یہ تقریب راکفیلر یونیورسٹی کی عمارت میں انعقاد پذیر ہوگی اور اس میں چھ سو سے زائد مشہور امریکی سائنسدان شامل ہوں گے۔

پروفیسر عبدالسلام نے لندن میں اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ عطیہ کی رقم سے ایک ٹرسٹ قائم کیا جائے گا۔ جو اس کو پاکستان کے سینئر طلبائے طبیعات اور سائنس دانوں کی انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ (انسٹی ٹیوٹ فار ایڈوانسڈ تھیورٹیکل فزکس۔ ٹرئیسٹ (اٹلی)) میں اعلےٰ تعلیم پر صرف کرے گا

پروفیسر موصوف ہی اس کے ڈائریکٹر ہیں آپ نے فرمایا کہ اس وقت انسٹی ٹیوٹ میں پانچ پاکستان پروفیسر سہ ماہی کورس کے لئے موجود ہیں

آپ نے کہا کہ پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے لئے یہ مبارک حصہ ہے آپ نے پاکستان کے دولت مند طبقہ سے اپیل کی کہ وہ آگے آئے اور اس بارے میں حکومت کا ہاتھ بٹائے۔

پروفیسر عبدالسلام ہائی انرجی فزکس کانفرنس (جو ۲۷ اگست سے وی آنا میں ہو رہی ہے) کے تین سیشنوں کی صدارت فرمائیں گے۔ اس کانفرنس میں پانچ یونیورسٹیوں کے وہ سائنس دان بھی شامل ہوں گے جو اس وقت ٹرئیسٹ انسٹی ٹیوٹ میں موجود ہیں۔

صدر ایوب آج کراچی پہنچیں گے

راولپنڈی ۔ ۲۷ راگست ۔ صدر ایوب آج گیارہ بجے کراچی پہنچ رہے ہیں جہاں شام کو صدر افغانستان ظاہر شاہ حسین کا خیر مقدم کریں گے۔